ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی مطبوعات

مقاصد کی روشنی میں ایک جائزہ

احمد حسن

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کی بُنیاد اسلام پر ہے اور اس کے دستور میں واضح طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ ملک میں کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف نہیں بنے گا۔ اور جو قوانین پہلے سے چلے آ رہے ہیں انہیں کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت کے سامنے دو اہم مقاصد تھے ایک اسلامی بنیادوں پر ٹھوس اور متوازن معاشرہ کا قیام، دوسرا عصر جدید کے چیلنجوں کا اسلامی فکر و ذہن کے ساتھ جواب دینا، یہ دونوں کام اگرچہ نہایت کٹھن تھے ان کی تکمیل کے لئے بتدریج مختلف اوقات و مراحل میں قدم اٹھایا گیا۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے کوشش برابر جاری ہے۔

تقسیم کے بعد پاکستان میں بے شمار دینی مدارس اور دارالعلوم کھولے گئے اور ایسے ہی بعض مشہور مدارس پہلے ہی سے یہاں موجود تھے، ان میں دینی تعلیم تمام تر پرانے طرز پر ہوتی ہے۔ دینی تعلیم کے سلسلے میں اگر ان پر ہی اکتفا کر لیا جاتا تو دینی ذہن ایک طرف قدیم تک محدود ہو کر رہ جاتا۔ اور دوسری طرف عصری تقاضوں سے پیدا ہونے والے مسائل کا کوئی حل نہ ملتا اور قدیم و جدید کے درمیان جو خلیج حائل ہے وہ وسیع تر ہوتی جاتی۔ اس صورتِ حال میں یہ ضروری تھا کہ قدیم طرز کے دینی مدارس کے پہلو بہ پہلو اس قسم کے علمی و تحقیقی ادارے کھولے جائیں۔ جہاں اسلامی ذہن کے ساتھ جدید خطوط پر مختلف علمی موضوعات پر تحقیق کی جائے اور مغربی تہذیب کے نتیجہ میں جدید ذہن میں اسلام کے بارے میں اٹھنے والے سوالات کا عقلی و سائنسی بنیادوں پر جواب دیا جائے۔ اور جدید مسائل کے بارے میں کتاب و سنّت کی روشنی میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا جائے۔

اس صورت کے پیش نظر سن ۱۹۶۰ء میں حکومت پاکستان نے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی قائم کیا۔ اور ابتدا ہی سے دستور پاکستان کی ایک دفعہ کے تحت اس کو تحفظ دیا گیا۔ اس میں یہ صراحت کی گئی کہ اسلامی تحقیقات اور اعلیٰ سطح پر اسلام کے مطالعہ کی غرض سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا۔ تاکہ وہ خالص اسلامی بنیادوں پر اسلامی معاشرہ کے قیام

میں مدد دے سکے۔ اس ادارہ کے یہ مقاصد متعین کئے گئے۔

۱۔ "اسلام کی بنیادی تعلیم کو عقلی اور آزادانہ فکری پیرایہ میں پیش کرنا۔ اور منجملہ اور چیزوں کے اسلام نے انسانی اخوت، رواداری اور معاشرتی انصاف کے جو بنیادی اصول بتائے ہیں ان پر خاص کر زور دینا۔

۲۔ اسلامی تعلیمات کی ایسی تعبیر کرنا کہ جدید زمانہ کی عقلی اور سائنسی ترقی کے پس منظر میں اس کا تخلیقی اور فعال کردار واضح ہو سکے۔

۳۔ انسانی فکر، سائنس اور ثقافت کی ترقی میں اسلام نے جو کچھ کہا ہے اس کی اس طرح تحقیق کرنا کہ مسلمان ان علوم و فنون میں ممتاز جگہ لے سکیں۔

۴۔ اسلامی تاریخ، فلسفہ، قانون، فقہ اور اصولِ فقہ میں خصوصی تحقیقات کا انتظام کرنا"۔

(ماخوذ از فکر و نظر، اپریل ۱۹۶۸ء)

ادارہ کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ملکی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے میں حکومت کی مدد کی جائے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی علوم و فنون پر تحقیقاتی کتابیں تصنیف کی گئیں، تفسیر، حدیث، اصول فقہ، کلام، تاریخ، تصوف، فلسفہ، قانون، سیاست پر عربی، انگریزی اور اردو تینوں زبانوں میں کتابیں شائع ہوئیں۔ ادارہ کے دینی لٹریچر کا اثر یہ ہوا کہ اسلامی ذہن میں تازگی پیدا ہوئی۔ وہ جمود کا شکار ہونے سے بچ گیا۔ اور اس نے نئے دینی افکار پیش کر کے مسلمانوں کے سامنے فکر کی نئی راہیں کھول دیں۔ ادارہ کی تصانیف قدیم و جدید علوم کا ایک حسین امتزاج ہیں۔ قدیم کو نئے رنگ میں پیش کیا گیا۔ اور جدید کا قدیم کی روشنی میں جائزہ لیا گیا۔ بلاشبہ ادارہ کی تجدیدی سرگرمیوں کو بعض علماء نے ناپسند کیا۔ تاہم اس سے آنا ضرور فائدہ ہوا کہ عصری تقاضوں کے نتیجہ میں جو جدید مسائل درپیش ہیں ان پر غور و فکر کا احساس علماء اور دانشوروں میں پیدا ہونے لگا۔

ادارہ کے علمی کاموں کو ہم تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اصل تحقیقی تصانیف، ٹھوس و مفید علمی کتابوں کے ترجمے، قدیم عربی مخطوطات کی اشاعت، ادارہ نے اس مختصر سی مدت میں تینوں ہی شعبوں میں کافی کام کیا تحقیق کے جدید طریقوں کو پورے طور پر کام میں لاتے ہوئے شعبۂ تحقیق میں متعدد فکر انگیز کتابیں شائع کیں۔ منہاجیات اسلام، قرآن کا نظریہ تاریخ، ابن تیمیہ کا نظریہ سیاست، قانون طلاق، اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ الکندی اور مجموعہ قوانین اسلام اس شعبہ کی اہم مطبوعات ہیں، ایرانی عائلی قوانین، رسالہ قشیریہ، کتاب الاموال

الجواب الکافی، رسالہ شافعی، اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شرح لقین کتب شعبۂ ترجمہ کی ممتاز نشریات ہیں۔ امام قشیری کے تین نایاب رسائل، امام رازی کی کتاب النفس والروح، امام طحاوی کی اختلاف الفقہا اور نعمان بن محمد کی تاریخ بصرہ شعبۂ تحقیق مخطوطات کے چند نادر نمونے ہیں۔

ذیل میں ہم ادارہ کی جملہ مطبوعات کا مختصر تعارف کرائیں گے۔

شعبۂ تحقیق

ISLAMIC METHODOLOGY IN HISTORY

منہاجیات اسلام تاریخ کے آئینے میں

از ڈاکٹر فضل الرحمٰن

مطبوعہ ۱۹۶۵ء صفحات ۲۰۸

قرآن، سنت، اجتہاد اور اجماع صرف فقہ کے اصول اربعہ نہیں بلکہ تمام فکر اسلامی کی اساس بھی یہی چار اصول ہیں۔ تاریخ اسلام بالخصوص اس کے قرون اولیٰ میں ان اصولوں کا کیسے اطلاق کیا گیا اور مختلف حالات و زمانوں میں ان کے تحت افکار اسلامی کیسے ارتقا پذیر ہوتے رہے۔ یہ ہے اس کتاب کا موضوع۔

قرن اول میں سنت، اجتہاد اور اجماع سے کیا مراد ہے، نیز سنت کیا ہے اور حدیث کیا؟ کتاب میں اس بنیادی مسئلہ پر عالمانہ اور محققانہ نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے، فکر اسلامی کے ابتدائی تشکیلی دور کے بعد کے تغیرات پر بھی محاکمہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اجماع پر بھی بڑی تفصیل سے بحث ہے۔

یہ کتاب اسلامی افکار کے مطالعہ کا ایک نیا باب واکرتی ہے۔ اس میں فکر اسلامی کے ارتقا کو ایک ایسے نقطہ نظر سے دیکھا گیا ہے جو تاریخی شعور کا حامل اور تعمیری امکانات کی راہ سمجھانے والا ہے

THE QUR'ANIC CONCEPT OF HISTORY

قرآن کا نظریۂ تاریخ

از پروفیسر مظہر الدین صدیقی

مطبوعہ ۱۹۶۵ء صفحات ۲۳۸

قرآن کریم نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں جن تاریخی عوامل و محرکات کا بار بار ذکر کیا ہے، یہ کتاب ان ہی اصولوں کی روشنی میں تاریخی تسلسل کے فلسفہ کا تعین کرتی ہے۔

اس میں ان طاقت ور اور گمراہ قوموں کے عروج وزوال کا مکمل تجزیہ کیا گیا ہے جنہوں نے نوامیس الہیٰ کی اطاعت سے انکار کیا اور اس کے نتیجے میں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دی گئیں۔

کتاب میں ان عوامل سے بھی بحث کی گئی ہے جو قرآنی نظریہ کے مطابق کسی قوم کو استحکام کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور جن کا فقدان زوال اور ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ مصنف نے اپنے نتائج کے لئے مفسرین کرام کی آراء کو اساس بنایا ہے۔

کتاب میں ان قدیم اقوام کے معتقدات، اخلاق اقدار اور افکار پر تدریجاً تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ جن کا تذکرہ قرآن میں بار بار آیا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے قرآن کے نظریۂ تاریخ کا موجودہ فلسفہ ہائے تاریخ سے جنہیں مارکس، ٹائن بی اور اسپنگلر نے پیش کیا ہے۔ موازنہ کیا ہے اس موضوع پر انگریزی میں یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔

CONCEPT OF MUSLIM CULTURE IN IQBAL

اسلامی ثقافت اقبال کی نظر میں

از پروفیسر مظہرالدین صدیقی

مطبوعہ ۱۹۷۰ء صفحات ۱۴۴

اس کتاب میں علامہ اقبال کے چھ مشہور لکچروں تشکیل جدید الٰہیات اسلامی میں سے بعض اہم لکچروں کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے، عقلیت، تصوف، اسلامی جمہوریت، اجتہاد، اور قانون سازی کے بارے میں اقبال کے افکار و نظریات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

THE EARLY DEVELOPMENT OF ISLAMIC JURISPRU DENCE

صدر اسلام میں اصول فقہ کا ارتقاء

از احمد حسن

مطبوعہ ۱۹۷۰ء ، صفحات ۲۲۴

اس کتاب میں پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اصول فقہ کے ارتقاء پر بحث کی گئی ہے۔ رسالہ شافعی کو اصول فقہ کی پہلی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ مصنف نے رسالہ شافعی کی تصنیف سے پہلے ادلہ اربعہ کتاب، سنت اجماع، قیاس کے ابتدائی تصورات، ان کے درمیان باہمی ربط، ان کا تدریجی نشو ونما، ان کی تشکیل اور امام شافعی سے پہلے استنباط احکام میں ان کے استعمال پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کی بنیاد

امام مالک، ابویوسف، محمد بن الحسن شیبانی اور امام شافعی کی فقہی تصانیف پر ہے۔ کتاب کے چند ابواب یہ ہیں: اصطلاح فقہ کا مفہوم، قدیم فقہی مکاتب، ماخذ فقہ، اصول نسخ، قرن اول میں سُنّت کا تصور، رائے قیاس اور استحسان، صدر اسلام میں اجماع کا تصور، اور امام شافعی اور اصول فقہ، شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی کی طرف سے اس کتاب پر مصنف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی۔

THE MUSLIM LAW OF DIVORCE

طلاق کا اسلامی قانون

قاضی ناصر الدین احمد

مطبوعہ ۱۹۷۲ء صفحات ۱۱۰۸

اس کتاب میں اسلام میں طلاق سے متعلق جملہ مسائل و قوانین پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ طلاق کی تعریف، اہلیت، اقسام، ایلاء، ظہار، خیار، بلوغ، تفویض، خلع، تحکیم، کفو، لعان، مفقود الخبر ارتداد، دارالحرب، دارالاسلام، ایسے امراض جن کی بنا پر طلاق دی جاسکتی ہے، مسیحی، ہندو، نیز انگریزی و امریکی قوانین طلاق سے اسلامی قوانین کا موازنہ، نفقہ، مساویانہ برتاؤ، عدت، نسب، اقرار، خلوت صحیحہ، بلوغ، یہ کتاب کے چند اہم مباحث ہیں۔ طلاق سے متعلق جملہ مسائل و قوانین بیان کرتے ہوئے شیعہ و سنی فقہ کی مستند کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ سنی فقہ میں چاروں آئمہ کا مسلک اور ان کے دلائل دیئے گئے ہیں۔ جابجا بے شمار عدالتی فیصلے و قانونی نظائر کے حوالے بھی درج ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے انگریزی میں لکھی گئی یہ کتاب منفرد اہمیت کی حامل ہے۔ انگریزی زبان میں اس موضوع پر ایسی جامع کوئی دوسری کتاب موجود نہیں ہے۔

THE POLITICAL THOUGHT OF IBN TAYMIYAH

امام ابن تیمیہ کے سیاسی افکار

از پروفیسر قمر الدین خان

مطبوعہ ۱۹۷۳ء، صفحات ۲۱۹

اس کتاب میں امام ابن تیمیہ کے سیاسی افکار سے بحث کی گئی ہے۔ آغاز کتاب میں تمہید کے طور پر

اسلامی نظریہ سیاست اور اس کے ارتقاء پر مصنف نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے ابواب یہ ہیں، ابن تیمیہ کی سوانح حیات، اسلامی ریاست کی ابتداء اور اس کی نوعیت، عہد نبوت میں ریاست کا تصور، خلافت اور ریاست کا عام تصور۔

AL-KINDI

الکندی

از ڈاکٹر جارج این عطیہ

مطبوعہ ۱۹۶۶ء صفحات ۲۷۲

عرب فلسفی الکندی کے فلسفہ پر یہ ایک مبسوط اور جامع تصنیف ہے۔ اس میں الکندی کے مختلف فلسفیانہ افکار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز متاخر دور میں اسلامی فلسفہ پر اس کے جو اثرات مرتب ہوئے مصنف نے ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں الکندی کی تصانیف پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں الکندی کے اقوال کا عربی متن اور انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔

ISLAMIC JURISPRUNDENCE AND THE RULE OF NECESSITY AND NEED

اصول فقہ میں ضرورت و مصلحت کی حیثیت

از ڈاکٹر محمد مصلح الدین

مطبوعہ ۱۹۷۵ء صفحات ۶۹

اصول فقہ و بالخصوص قرآن میں مصلحت و ضرورت کی حیثیت و اہمیت کیا ہے۔ اس کتابچہ میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز استحسان، مصالح مرسلہ، استدلال اور استصحاب وغیرہ اصول بھی زیر بحث آئے ہیں اور مصنف نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہم اپنے زمانے میں بدلتے ہوئے حالات میں نت نئی ضروریات کے پیش نظر ان اصولوں سے کس طرح کام لے سکتے ہیں۔

مجموعہ قوانین اسلام (ج ۱-۴)

از ڈاکٹر تنزیل الرحمان

اس مجموعہ میں احکام قانونی کو جدید انداز میں مرتب کرکے شرح وبسط کے ساتھ ان کے مآخذ اور اثرات و نتائج سے بحث کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ہندوپاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلہ جات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اسلامی قوانین کی ضابطہ بندی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ دراصل یہ اس تحریک کی ایک کڑی ہے۔ جو پچھلی صدی میں ترکی میں خلافت عثمانیہ کے زیر اثر شروع ہوئی تھی اور جو مصر، شام، مراکش، تیونس، اردن اور عراق وغیرہ میں کافی آگے بڑھ چکی ہے۔

اس کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک میں اسلامی قانون کی ضابطہ بندی کی تحریک کو علمی بنیادوں پر منظم کرکے حکومت کے لئے اہم اسلامی قوانین کا ایک خاکہ فراہم کیا جائے۔ جو اسلامی قانون سازی میں ممدو معاون ثابت ہو، یہ کتاب مقننہ وکلاء اور عام تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید ہے۔ اب تک اس سلسلہ کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں:

جلد اول: نکاح، مہر، نفقہ، مطبوعہ ۱۹۶۵ء صفحات ۴۰۴

جلد دوم: قانون طلاق۔ مطبوعہ ۱۹۶۷ء ص ۴۸۲

جلد سوم: قوانین نسب اولاد، حضانت

نفقہ اولاد، آباؤ اجداد، ہبہ و وقف۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء ص ۳۵۲

جلد چہارم: قانون وصیت۔ مطبوعہ ۱۹۷۳ء ص ۳۶۰

ادارہ کی جانب سے ڈاکٹر تنزیل الرحمان کے ساتھ اس کتاب کی تصنیف میں ایک جید عالم دین و فقیہ مفتی امجد العلی صاحب معاون کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب دو ماہرین فقہ و قانون کی مشترک مساعی کا نتیجہ ہے۔

تقویم تاریخی

از مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی

مطبوعہ ۱۹۶۵ء صفحات ۳۵۲

یہ کتاب ہجری اور عیسوی سنین کے مابین ایک تقابلی تقویم (جنتری) ہے۔ افادیت میں اضافہ کے لئے

بعض مشاہیر اسلام کی وفیات اور تاریخ اسلامی کے مشہور واقعات کی توثیق بھی کردی گئی ہے تاکہ اہل علم کو وفیات اور واقعات کے صحیح اوقات کی تلاش میں دوسری بہت سی کتابوں کی ضرورت پیش نہ آئے۔ تاریخ اسلام کی قدیم مستند کتابیں ہجری سنین پر مرتب کی گئی ہیں ان کتابوں میں کسی خاص واقع یا کسی خاص شخصیت کی وفات کا سال نکالنا مشکل ہے۔ یہ تقویم تاریخی آپ کو اس واقعہ کا سال اور مہینہ بتاوے گی۔ اور بڑی تاریخ کی کتابوں میں سے اس سال کے حوادث واقعات آپ دیکھ سکتے ہیں۔

تقابلی جنتری کا طریقہ اور حساب وہی ہے جو مشہور جرمن جنتری وسٹنفلڈ کا ہے۔ ہر ہجری مہینے کی پہلی تاریخ کو کسی عیسوی سن کی کیا تاریخ اور ہفتہ کا کونسا دن تھا اس میں بتایا گیا ہے اگر ہجری تاریخ معلوم ہو تو عیسوی تاریخ اور اگر عیسوی تاریخ معلوم ہو تو ہجری تاریخ اور دن معلوم کرنے کے لئے بھی آپ اس کو آسان اور کارآمد پائیں گے۔ یہ تقویم سنہ ۱ھ سے سنہ ۱۵۰۰ھ تک ہے۔

اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ

ڈاکٹر مظہر بقا

مطبوعہ ۱۹۷۳ء صفحات ۵۱۸

اصول فقہ کے بارے میں شاہ ولی اللہ کے افکار اور نظریات ان کی بےشمار تصانیف میں بکھرے پڑے ہیں مصنف نے انتہائی کاوش اور جانفشانی سے ان کو اس کتاب میں اصول فقہ کی کتابوں کی ترتیب پر یکجا کر دیا ہے۔ اور ان کا مفصل تجزیہ پیش کیا ہے۔ نیز اصول فقہ کے تمام اہم مسائل پر اصول فقہ کی قدیم کتابوں کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اردو زبان میں اپنے موضوع پر یہ ایک ٹھوس علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے۔

شعبۂ عربی جامعہ کراچی کی طرف سے مصنف کو اس مقالہ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی نظام عدل گستری

از پروفیسر محمد عبدالحفیظ صدیقی

مطبوعہ ۱۹۶۹ء صفحات ۲۲۲

• اس کتاب میں مصنف نے اسلام میں عدل گستری کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، نیز عہد نبوت،

خلافت راشدہ، اموی اور عباسی دور کے محکمہ قضاء، ان کے دیوانی اور فوجداری قسم کے مقدمات، عہدہ قضاء اور عہدۂ افتاء کی تفصیلات اور نظائر پر مفصل گفتگو کی ہے۔ سلطنت دہلی کے محکمہ قضا اور سلاطینِ دکن کے محکمہ عدل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے تاریخ قضا بیان کرنے میں انتہائی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے۔

نظام زکوٰۃ اور جدید معاشی مسائل

از: محمد یوسف گورایہ

مطبوعہ ۱۹۷۲ء صفحات ۱۵۸

اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کی وصولی حکومت کا حق ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد بیکاری، معاشی غلامی، جہالت، اور بیماری کے مکمل انسداد کا مطالبہ مسلمانوں کا حق ہے۔ اسلامی حکومت کو اگر مسلمان زکوٰۃ ادا نہ کریں تو وہ سزا کے مستحق ہونگے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد اگر حکومت مسلمانوں کے مسائل حل نہ کرے تو وہ عنداللہ و عندالناس مسئول ہوگی۔ کتاب کے چند اہم ابواب یہ ہیں: زکوٰۃ کی ادائیگی و وصولی کا مسئلہ، زکوٰۃ کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داریاں، مسئلہ بیکاری اور اس کا حل، معاشی غلامی کا حل، موجودہ معاشی غلامی اور اس کا حل، تعلیم و صحت کا نظام زکوٰۃ سے تعلق۔

اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام

از: رفیع اللہ شہاب

مطبوعہ ۱۹۷۳ء صفحات ۱۵۷

زمانہ جدید کی اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام کن خطوط پر چلایا جائے گا اس موضوع پر مصنف کی نظر میں کوئی کتاب موجود نہیں ہے تاہم اس موضوع پر مواد سینکڑوں کتابوں میں بکھرا پڑا ہے۔ اس کو مصنف نے زمانۂ جدید کے تقاضوں کی روشنی میں گہرے مطالعہ کے بعد مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کے مباحث یہ ہیں: اسلام کے معاشی مقاصد، ٹیکس کی تعریف اور اس کے مقاصد، قبل از اسلام کا مالیاتی نظام، عہد نبوی کا مالیاتی نظام، خلافت راشدہ، اموی اور عباسی دور میں محاصل کی حیثیت، ہند و پاک میں مسئلہ ملکیت زمین، نظام زکوٰۃ، زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس، زکوٰۃ کے علاوہ اسلامی ریاست کی آمدنی، سرمایہ کی تعریف اور سود، اسلامی مالیات کے مثبت نتائج۔

الدرایہ فی اُصول الحدیث

از: مفتی امجد العلی

مطبوعہ ۱۹۶۶ء صفحات ۲۵۶

اردو زبان میں اصولِ حدیث پر معدودِ چند کتابیں لکھی گئی ہیں اس لحاظ سے اس موضوع پر یہ کتاب بیش بہا علمی اضافہ ہے۔ اس میں وہ تمام اصولِ حدیث جمع کر دیئے گئے ہیں جو علم اصولِ حدیث میں نوادر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور محدثین و سلف کی کتابوں میں متفرق طور پر پائے جاتے ہیں۔

شعبۂ تالیف و ترجمہ

FAMILY LAWS OF IRAN

ایران کے عائلی قوانین: (فارسی سے انگریزی ترجمہ)

از ڈاکٹر سیّد علی رضا نقوی

مطبوعہ ۱۹۷۱ء : صفحات ۳۱۷

اس کتاب میں ایران میں عائلی قوانین کا جو ۱۹۲۸ء میں نافذ ہوئے تھے مفصل تجزیہ پیش کیا گیا ہے، ایرانی عائلی قوانین کا جو اصل میں فارسی میں تھے ماہرانہ انگریزی ترجمہ کر کے ان کا پاکستان کے عائلی قوانین کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔

کتاب النفس و الروح:

از امام فخر الدین رازی

(انگریزی ترجمہ)

IMAM RAZI'S 'ILM AL-AKHLAQ

مترجم: ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

مطبوعہ ۱۹۶۹ء صفحات ۳۳۴

فلسفہ کی دقیق اصطلاحات کا انگریزی میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ڈاکٹر معصومی صاحب نے اس کتاب کے مخطوطہ کو ایڈٹ کر کے، انتہائی محنت جانفشانی اور تحقیق سے اس نادر عربی فلسفیانہ کتاب کو انگریزی

کا جامہ پہنایا ہے۔

INTERNATIONAL ISLAMIC CONFERENCE

(جامع و مرتب)

ڈاکٹر معین الدین احمد خان

مطبوعہ ۱۹۶۸ء صفحات ۱۴۹

فروری ۱۹۶۸ء میں ادارہ کی جانب سے نزول قرآن کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی اس میں اردو عربی اور انگریزی زبان میں قرآن مجید سے متعلق مقالے پیش کیے گئے۔ یہ کتاب منتخب انگریزی مقالوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں اخلاق، اسلامی وحدت، نشاۃ ثانیہ، نظریہ تخلیق، مقام عقل، اور اسلام کے معاشی نظام پر مشتمل مقالے جمع کر دیے گئے ہیں۔

ابو عبید القاسم بن سلام کی کتاب الاموال (دو جلدیں)

(عربی سے اردو ترجمہ) عبدالرحمن طاہر سورتی

مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۸ء صفحات: ج ۱- ۳۴۵، ج ۲، ۴۰۸

امام ابو عبید متوفی ۲۲۴ھ کی یہ تصنیف اسلامی مملکت کے سرکاری خزانہ میں داخل ہونے والی تمام آمدنیوں اور ان کے اخراجات سے متعلق جملہ تفاصیل پر مشتمل ہے۔ یہ عظیم تصنیف دو حصوں پر منقسم ہے، پہلا حصہ ان تمام آمدنیوں سے متعلق ہے جو اسلامی مملکت کے بیت المال میں غیر مسلموں سے حاصل ہوتی تھیں، اسلامی مملکت میں غیر مسلم رعایا کے حقوق ان کی آزادیاں اور ذمہ داریاں، اسلامی حکومت کے غیر مسلم پڑوسی حکومتوں کے ساتھ تعلقات نیز بیرونی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات، درآمد، برآمد، محصول وغیرہ پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے دور سے لے کر تقریباً دو صدیوں تک اس بارے میں مسلمانوں کا جو بھی عمل تھا اس کو ابو عبید نے نہایت معتمد ذرائع سے بیان کیا ہے۔

دوسرے حصہ میں زکوٰۃ و صدقات سے متعلق وہ گرانقدر مواد یکجا ملے گا۔ جو بہت سی کتابوں میں بکھرا ہوا ہے۔ ہر مسئلہ سے متعلق احادیث، آثار اور فقہا کے اقوال مذکور ہیں، ابو عبید نے اپنی تنقیدی رائے اور اچھوتا محاکمہ بھی دیا ہے۔

اردو زبان میں زکوٰۃ کے موضوع پر یہ کتاب نہایت مبسوط، جامع و مستند اضافہ ہے۔ اس، پہلا

مسائل کو سمجھنے میں صحیح رہنمائی ملتی ہے۔

کتاب کے شروع میں سورتی صاحب نے ایک مبسوط مقدمہ سپرد قلم کیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک طرف تو اہل علم کو نقد و نظر کا موقع فراہم کرتا ہے، دوسری طرف ملک کے ارباب حل و عقد کو موجودہ معاشی ناانصافی دور کرنے کے لئے نظام صدقات و زکوٰۃ پر غور و فکر کرنے اور اسے رائج کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

IJMA AND THE GATE OF IJTIHAD

اجماع اور بابِ اجتہاد (اردو ترجمہ)

از: کمال فاروقی

مترجم پروفیسر مظہر الدین صدیقی

مطبوعہ ۱۹۶۵ء، صفحات ۴۴

کمال فاروقی صاحب کی انگریزی کتاب IJMA AND THE GATE OF IJTIHAD کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتابچہ میں قدیم فقہی نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے اور اس قدیم نظریہ پر مصنف نے تنقید کرتے ہوئے بعض مجتہدانہ مشورے دیئے ہیں۔ ان کے خیال میں امت کے نت نئے مسائل کے نئے حل تلاش کرنا، اور قدیم اجماعی فیصلوں پر نظر ثانی کرنا دورِ حاضر میں نہ صرف جائز بلکہ امت پر واجب ہے۔ مصنف نے اصول اجماع کو سادہ، کلی اور صریح میں تقسیم کیا ہے اور ان قسموں کی تفصیلات بتائی ہیں۔

دوائے شافی

ابن قیم کی الجواب الکافی کا اردو ترجمہ

مطبوعہ ۱۹۷۱ء : صفحات ۴۶۳

مترجم: ابو العلاء محمد اسمٰعیل گودھروی، بہ تصحیح مولانا عبدالقدوس ہاشمی

الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی ابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ کی ایک مختصر مگر نہایت ہی مقبول کتاب ہے۔ کتاب کا موضوع یہ ہے کہ ایک انسان کیوں دینی و اخلاقی خرابیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور پھر اس کے نفسی اور خارجی اثرات اس کی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس موضوع کو امام ابن قیم نے ایک مسلمان عالم کے نقطۂ نظر سے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور تزکیۂ نفس، اصلاح اخلاق اور تصحیح اعمال و عادات کے عملی طریقے بڑے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں۔

خطبہ تبوک (اردو ترجمہ مع شرح)

از: مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی

مطبوعہ ۱۹۷۴ء صفحات ۶۵

غزوہ تبوک عہدِ نبوت کا آخری غزوہ ہے اس غزوہ میں آپ ماہ رجب ۹ھ میں تیس ہزار صحابہ کو لے کر مقام تبوک تشریف لے گئے۔ اور بیس دن تک قیام پذیر رہ کر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ اس غزوہ میں جنگ نہیں ہوئی تھی۔ تبوک میں قیام کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا یہ خطبہ پچاس مختصر فقرات پر مشتمل ہے لیکن ہر فقرہ پیغمبرانہ فصاحت و بلاغت کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی مہتمم کتب خانہ ادارہ نے اس کا اردو ترجمہ مع تشریح کیا ہے، یہ ترجمہ بالاقساط فکر و نظر میں شائع ہوتا رہا۔ اور بعد میں افادہ کے پیش نظر اس کو کتابی شکل میں پیش کیا گیا۔

اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شائقینِ کتب

(عربی سے اردو ترجمہ) مترجم: احمد خاں (نائب مہتمم کتب خانہ ادارہ)

مطبوعہ ۱۹۷۴ء: صفحات ۷۹

اسپین میں پچھلی صدی کے اواخر اور اس صدی کے اوائل میں مسلمانوں کے علمی و ادبی کارناموں پر تحقیق کرنے والا ایک مستشرق خولیان ریبرا (۱۹۳۴-۵۸) گزرا ہے۔ اس نے تمام عمر وہاں کے مسلمانوں کے علمی ورثہ کو اجاگر کرنے کی کوشش میں صرف کی۔ اس نے سرقسطہ کے طبی اور سائنسی علوم کے کالج میں "اندلس میں مسلمانوں کے کتب خانوں اور شائقین کتب" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا تھا۔ اس مقالہ کی ندرت، ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر معہد المخطوطات العربیہ کے مجلہ (مئی ۱۹۵۸، و مئی ۱۹۵۹ء) میں اس کا عربی ترجمہ جمال محمد محرز نے شائع کیا۔ اصل زبان میں مقالہ دستیاب نہ ہو سکا۔ اس لئے عربی سے ہی اس کا اردو ترجمہ مع تصحیح حوالہ جات شائع کیا گیا۔ اس کے مطالعہ سے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اندلس کے مسلمانوں کے پاس کیسا گرانقدر علمی ذخیرہ تھا۔ اور سقوط غرناطہ کے بعد اسے کس طرح نذر آتش اور دریا بُرد کر دیا گیا۔

رسالہ قشیریہ (اردو ترجمہ)

امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری

مترجم: ڈاکٹر پیر محمد حسن

مطبوعہ ۱۹۷۰ء صفحات ۹۲۳

یہ کتاب تصوف میں امہات کتب میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں تصوف اپنے اصلی اور صحیح رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ مسائل تصوف کو سمجھنے کے لئے یہ ایک مفید اور اہم کتاب ہے۔ کتاب کے شروع میں فاضل مترجم نے ایک مبسوط مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں امام قشیری کے حالات، مسائل تصوف اور اس کتاب کے بارے میں مفصل معلومات جمع کر دی ہیں۔

کتاب الرسالہ (اردو ترجمہ)

مترجم مفتی امجد العلی

مطبوعہ ۱۹۶۸ء صفحات ۳۵۲

اصول فقہ و حدیث میں امام شافعی کی معرکۃ الآراء کتاب الرسالۃ کا یہ سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ہے۔ اس میں امام شافعی نے کتاب و سنت کی اتباع کو فرض ثابت کرتے ہوئے ان دونوں سے استدلال کے اصول انتہائی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں اور استدلال کے طریقوں کو واضح کرنے کے لئے مثالیں پیش کی ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف اصول فقہ کی پہلی کتاب ہے بلکہ اصول حدیث میں بھی اس سے پہلے کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

تاویلات اہل السنۃ

از امام ابومنصور محمد بن محمد ماتریدی، تفسیر سورۃ الفاتحہ (اردو ترجمہ)

مترجم ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

مطبوعہ ۱۹۷۱ء صفحات ۵۲۔

امام ابومنصور ماتریدی کی متکلمانہ تفسیر تاویلات اہل السنۃ کی پہلی جلد عرصہ ہوا مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے ایک حصہ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کا اردو ترجمہ شائقین کے افادہ اور کتاب کی اہمیت کے پیش نظر ادارہ سے شائع کیا گیا۔

شعبۂ تحقیق عربی مخطوطات

الافرودیسی، رسالۃ الاسکندر الافرودسی فی الرد علی جالینوس فیما طعن

THE REFUTATION BY ALEXANDER OF APHRODISIAS OF GALEN'S TREATISE ON THE THEORY OF MOTION

تحقیق و ترجمہ: پروفیسر نکولس رشیر و پروفیسر میکائیل مارمورا

مطبوعہ ۱۹۶۹ء : صفحات ۱۷۸

اسکندر افرودیسی دوسری صدی عیسوی میں یونان کا ایک مشہور فلسفی گزرا ہے اس نے ارسطو کی کتابوں کی شرحیں لکھیں تھیں۔ مسلمانوں نے بھی اس کے فلسفہ سے اعتنا کیا۔ ابن سینا نے متاخرین یونانی فلسفیوں میں اس کو بہت اہم شمار کیا ہے ابن رشد نے اس کے فلسفہ پر تنقید کی۔ افرودیسی اور جالینوس معاصر تھے اور ان کے درمیان علمی چشمک تھی۔ افرودیسی نے جالینوس کے متعدد نظریات پر تنقید کی۔ ان میں ایک حرکت کا نظریہ بھی تھا۔ افرودیسی کے عربی تراجم اسکوریال کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ پروفیسر رشیر و مارمورا نے اس کے اس رسالہ (حرکت) کو ایڈٹ کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک مبسوط مقدمہ اور رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا ہے۔ فلسفہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ ایک نہایت مفید علمی کام ہے۔

الرسائل القشیریہ

امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفی ۴۶۵ھ؛ مطبوعہ ۱۹۶۴ء

صفحات ۷۶ ۔ تحقیق: ڈاکٹر پیر محمد حسن

امام ابوالقاسم قشیری اپنے زمانے کے مسلم الثبوت استاد اور صوفی تھے، ان کا رسالہ قشیریہ تصوف میں ایک مشہور کتاب ہے۔ ان کے تین نایاب عربی رسالے استنبول کے کتب خانوں سے دستیاب ہوئے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ شکایۃ اہل السنۃ ۲۔ کتاب السماع ۳۔ ترتیب السلوک فی طریق اللہ ۔ یہ رسالے تصوف اور عقائد پر مشتمل ہیں۔ رسالہ شکایت اہل السنۃ اشاعرہ کی تائید میں ہے۔

اس میں بعض دیگر عقائد سے بھی بحث کی گئی ہے، رسالہ کتاب السماع میں سماع کی شرائط، آداب اقسام وجواز سے بحث ہے اور رسالہ ترتیب السلوک میں سلوک ومنازل سلوک پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے نہایت محنت وکاوش سے ان رسائل کا عربی متن ایڈٹ کیا۔ حواشی لکھے اور شروع میں ایک جامع مقدمہ سپرد قلم کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں تینوں رسالوں کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

کتاب النفس والروح وشرح قواھما

امام فخر الدین رازی

تحقیق: ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی۔ مطبوعہ ۱۹۶۸ء صفحات ۲۲۰

یہ کتاب امام رازی کی فلسفہ پر اہم تصانیف میں سے ہے۔ اس میں انہوں نے علم اخلاق پر فلسفہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں مفصل بحث کی ہے۔ اس کتاب کا عربی متن بوڈلیانہ (آکسفورڈ) کے واحد مخطوطہ سے نقل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر معصومی صاحب نے نہایت محنت سے اس کو ایڈٹ کیا۔ اور حواشی لکھے۔ کتاب کے شروع میں مصنف اور کتاب کے بارے میں ایک مبسوط مقدمہ بھی ہے۔

اختلاف الفقہاء (جلد اوّل)

ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی متوفی ۳۲۱ ھ

مطبوعہ ۱۹۷۱ء، صفحات ۲۱۴، تحقیق: ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

اس کتاب کے مخطوطہ کا واحد نسخہ دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے، اس میں صحابہ، تابعین، محدثین اور فقہا کے اقوال مختلف مسائل کے بارے میں درج ہیں۔ مختلف فقہی مسائل میں ائمہ اربعہ کا مسلک اور ان کے دلائل تفصیل سے دیئے گئے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے علاوہ بعض متقدمین فقہا جیسے اوزاعی، سفیان ثوری اور ابن شبرمہ کے اقوال بھی اس کتاب میں ملتے ہیں۔ استدلال زیادہ تر مسائل میں حنفیت کی تائید میں ہے۔ آغاز کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے۔

کتاب کا مخطوطہ مکمل دستیاب نہیں ہوسکا، یہ مخطوطہ ناقص تھا۔ اور کتاب الصرف سے شروع ہوتا ہے۔

کتاب معدن الجواہر تاریخ البصرہ والجزائر

الشیخ نعمان بن محمد بن العراق مطبوعہ ۱۹۷۳ء صفحات ۱۶۵

تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ

اس کتاب کا قدیم نسخہ ترکی کے ایک کتب خانہ میں موجود ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے نہایت عرق ریزی و محنت سے اس کو ایڈٹ کیا ہے۔ اس کتاب کے مصنف دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور عالم ہیں۔ اس میں انہوں نے بصرہ کی مفصّل تاریخ لکھی ہے، اور بصرہ شہر کی بنیاد، گورنر، مجتہدین، قاضی، فقہاء، محدثین، صوفیا، شعرا کے تفصیلی حالات بیان کئے ہیں۔ نیز بصرہ و کوفہ کے مفاخر اور مناقب اس میں ہمیں ملتے ہیں۔ مصنف کتاب، اور اس کے قلمی نسخوں کے بارے میں آغاز کتاب میں ایک جامع مقدمہ بھی دیا گیا ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ ادارہ کی بعض کتابیں زیر طبع ہیں۔ بعض طباعت کے بعد تجلید کے مراحل میں ہیں اور کافی تعداد میں مسودات چھپنے کے لئے تیار رکھے ہیں۔ ان کی تفصیلات آپ کو علیحدہ مقالے میں ملیں گی۔